تاثرات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس، مسلمانوں کی متاعِ حیات اور حاصلِ زندگانی ہے۔ آپؐ پیکرِ رحمت اور مجسمۂ رافت تھے۔ خود اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمت للعالمین کے پُر عظمت لقب سے ملقب فرمایا ہے۔ وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۔ اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ کو پوری کائنات کے لیے باعثِ رحمت بنا کر دنیا میں بھیجا ہے۔

آپؐ کا وجودِ اطہر، کائناتِ انسانی کے لیے معدنِ فضل و کمال اور مخزنِ علم و حکمت تھا۔ عدل و انصاف، اخوت و مروّت، نرمی و لینت، صداقت و دیانت، حسنِ اخلاق، بلندیٔ کردار، پابندیٔ عہد، ہمدردیٔ خلائق، محبت و مودت، انکسار و تواضع، آپؐ کے عظیم الشان اوصاف ہیں اور ان اوصاف کو قرآن نے آپ کی سیرتِ مقدسہ کا نمونہ قرار دیا ہے۔ لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِىۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ ۔ اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی اور آپ کا قول و عمل تمھارے لیے ایک عمدہ ترین نمونہ اور کاملِ ترین اسوہ ہے۔ تم اس کو اپنے لیے حرزِ جاں بنائے رکھو۔

آپ یتیموں کے معاون، غریبوں کے ساتھی، مسکینوں کے مددگار، بیواؤں کے حامی، مظلوموں کے دوست اور کمزوروں کے رفیق تھے۔ اپنے ان تمام اوصاف کو آپ نے ایک چھوٹے سے جملے میں نہایت بلاغت کے ساتھ سمو دیا ہے۔ الفقر فخری، کہ فقر میرے لیے باعثِ فخر ہے۔ نیز ارشاد فرمایا، الفقر ردائی، فقر میری چادر ہے۔

آپ کی ذاتِ ستودہ صفات، خود اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس درجے لائقِ اکرام ہے کہ اپنی اطاعت کے ساتھ اللہ، حضور کی اطاعت کا بھی حکم جاری فرماتا ہے۔ اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ ۔ یعنی لوگو! اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو۔

نیز فرمایا:

مَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ ۔ جس نے اللہ کے برگزیدہ رسول کی اطاعت کی، اس نے

اللہ کی اطاعت کی۔

حضور کے اوصاف و مناقب کی کوئی انتہا نہیں۔ جو ذاتِ گرامی اپنے فضائل و کمالات اور اخلاق و اعمال کی رو سے قرآن کے قالب میں ڈھلی ہو، اس کی تعریف کا حق کون ادا کر سکتا ہے۔ کان خلقہ القرآن۔

مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مطہر سے ہمیشہ قلبی وابستگی رہی ہے اور رہے گی۔ بے شک مسلمانوں میں بعض عملی کوتاہیاں بھی پائی جاتی ہیں اور وہ کچھ لغزشوں اور کمزوریوں کا بھی شکار ہیں لیکن حضور سے بے پناہ جذباتی لگاؤ اور تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتِ بے پایاں اور رحیمیتِ کاملہ سے یقین ہے کہ وہ انھیں اپنے رسولِ محبوب سے محبت و تعلق کی بنا پر ضرور معاف فرما دے گا۔

پاکستان میں حکومت کے زیرِ اہتمام سیرت کانفرنس کا انعقاد آنحضرت سے بدرجہ غایت تعلق کا ایک عملی اور علمی اظہار ہے اور اس میں خیر و برکت کے بے شمار پہلو پنہاں ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اُسے مسلمانانِ پاکستان کے حسنات میں اضافے کا موجب بنائے اور انھیں آپ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کی توفیق سے نوازے۔

اس مبارک موقع پر ہم حکومت سے عرض کریں گے کہ سیرت کانفرنس کو ایک مستقل ادارے کی حیثیت دی جائے اور ایک شاندار سیرت مرکز قائم کیا جائے —— سیرت مرکز میں وہ تمام کتابیں جمع کی جائیں جو مختلف زبانوں اور زمانوں میں اس موضوع سے متعلق لکھی گئی ہیں۔ اس سلسلۂ طیبہ کی بہترین کتابوں کو اچھے انداز میں خود شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے، جو کتابیں عربی، انگریزی، اور فارسی وغیرہ زبانوں میں ہیں، ان کا اردو ترجمہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ حضور کی زندگی کے جن جن پہلوؤں کو بعض لوگوں نے کسی وجہ سے ہدفِ اعتراض و تنقید ٹھہرایا ہے، سیرت مرکز کی طرف سے ان کا مناسب جواب دیا جائے۔ پھر جن حضرات نے سیرت پر کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، ان کے سوانح حیات کو بھی منظرِ عام پر لانے کی سعی کی جائے۔